

279912-رمضان میں دن کے وقت لواطت کا ارتکاب کر لیا، انہیں کفارے کے بارے میں علم نہیں تھا

سوال

ایک بھائی کا سوال ہے کہ: اس نے تقریباً دس سال قبل بالغ ہونے کے فوری بعد ہی ایک شخص کے ساتھ لوطی کام کا ارتکاب کر لیا تھا، اور اللہ معاف فرمائے یہ کام رمضان میں دن کے وقت کیا تھا، اس وقت دونوں کو کفارے کا علم نہیں تھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دونوں کو توفیق دی اور وہ توبہ تائب ہو گئے، پھر انہیں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ یوٹیوب پر ملا کہ اس عمل کا کفارہ وہی ہوگا جو رمضان میں دن کے وقت جماع کرنے کا ہے، تو اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ کفارہ دونوں کو دینا ہوگا؟ اور کیا کفارے سے لاعلمی کا بھی کوئی اثر ہوگا؟ اور کیا اس کے لیے آہ تناسل کا شرمگاہ میں داخل ہو جانا شرط ہے؟ کافی مدت گزر چکی ہے اب انہیں یاد نہیں ہے!

پسندیدہ جواب

اول:

روزے دار کے لیے رمضان میں دن کے وقت جماع سے رکنا لازم ہے، اگر کوئی شخص یہ کام کرتا ہے تو اسے کفارہ مغلظہ دینا ہوگا چاہے اس نے جماع اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں کیا ہو اور چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

اگر یہ جماع آدمی کی پچھلی شرمگاہ میں کیا ہے تو یہ لواطت ہے جو کہ بذات خود کبیرہ ترین گناہ ہے، تو ایسے شخص نے دو کبیرہ گناہ کیے ہیں ایک لواطت اور دوسرا جان بوجھ کر رمضان میں دن کے وقت روزہ توڑا۔

ایسے شخص پر توبہ لازم ہے، اسی طرح کفارہ بھی دے اور اس دن کا روزہ بھی بطور قنار کھے۔

اور اگر اس شخص نے ابھی تک اس روزے کی قنار نہیں دی تو روزے کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانے اور اس کے لیے ڈیڑھ کلو چاول یا کوئی بھی اناج دے۔

جیسے کہ الإفتاح (312/1) میں ہے کہ:

"اگر ماہ رمضان میں دن کے وقت حقیقی آہ تناسل کے ذریعے زندہ یا مردہ، انسان یا حیوان کی حقیقی اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں جماع کرے اور انزال ہو یا نہ ہو اس پر قنار بھی لازم ہے اور کفارہ بھی۔" ختم شد مختصراً

دوم:

کفارہ لوطی عمل کرنے اور کروانے والے دونوں پر لازم ہوگا۔

سوم:

کفارہ واجب ہونے کے بارے میں لاعلمی سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا، اس بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کی حرمت تو جانتا ہو لیکن سزا نہ جانتا ہو تو اس کا یہ عذر قبول نہیں ہوگا، جیسے کہ ایک صحابی اپنی اہلیہ کے ساتھ رمضان میں دن کے وقت جسمانی تعلقات قائم کر بیٹھے لیکن انہیں کفارے کے بارے میں علم نہیں تھا تو یہ لاعلمی ان سے کفارے کو ساقط کرنے کی وجہ نہیں بن سکی۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کوئی کہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو آدمی آیا تھا کیا وہ لاعلم نہیں تھا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: وہ کفار سے لاعلم تھا، لیکن یہ بات اسے علم تھی کہ روزے کے دوران جماع منع ہے، اسی لیے تو اس صحابی نے آکر کہا تھا: "میں ہلاک ہو گیا!!" اور ہم بھی جب یہ کہتے ہیں کہ: لاعلمی عذر ہے، تو اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ کسی جرم کی سزا سے لاعلم ہو، بلکہ ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اس عمل کی حرمت یا حلالیت سے لاعلم ہو۔

چنانچہ اگر کوئی شخص کسی سے زنا کر لے اور اسے علم نہ ہو کہ زنا حرام ہے جیسے کہ کوئی غیر اسلامی ممالک میں رہتا ہے اور اس نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، یا پھر وہ کسی جنگل کا باسی ہے جہاں زنا کو حرام نہیں سمجھا جاتا، تو ایسے شخص پر کوئی حد نہیں لگے گی؛ کیونکہ اگر اسے علم ہوتا کہ زنا حرام ہے، لیکن اسے اس کی سزا رجم یعنی ڈنڈے مع جلا وطنی کا علم نہ ہو تو اسے اس حرام کام کے کرنے پر حد لگائی جائے گی؛ کیونکہ کسی حرام کام کی سزا سے لاعلمی عذر شمار نہیں ہوتی، البتہ کسی کام کے حرام ہونے کے متعلق لاعلمی عذر شمار ہوتی ہے۔" ختم شد

الشرح الممتع (6/417)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (20237) کا جواب ملاحظہ کریں۔

چہارم:

کفارہ واجب ہونے کے لیے شرمگاہ میں آہ تناسل کی سپاری کا داخل ہونا لازم ہے جسے حشفہ بھی کہتے ہیں، اس کے داخل ہونے سے جماع کے مکمل احکامات لاگو ہوتے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"حُتَّانِ عَرَبِيَّ زَبَانٍ فِي مَرَدِّ آهٍ تَنَاسُلٍ فِي سِوَارِي كَيْ اَرْدَ اَرْدَ بِنِ كَوْلِ كَنَارٍ كَو كَيْتِ هِيَ، اِسْ حِصِّ كَيْ شَرْمِغَاهِ فِي غَايِبِ هُوْنِ اِحْكَامَاتِ مَرْتَبِ هُوْتِ هِيَ، چنانچہ اس پر 300 سے زائد احکام ہیں، کچھ اہل علم نے ان احکامات کو جمع کیا تو ان کی تعداد 392 ہو گئی۔" ختم شد

"تحفة المودود بأحكام المولود" ص 152

اگر سپاری شرمگاہ میں داخل نہیں ہوئی، یا اس کے داخل ہونے کے متعلق شک ہے تو پھر کفارہ واجب نہیں ہوگا؛ کیونکہ شک کی بنا پر کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، البتہ حرام کام سے توبہ کرنا لازم ہوگا۔

واللہ اعلم